رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



M.B. KHAN ARTIST

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں سے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں انکا نام و پتہ ایک انچہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب اور اسے بحری تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لندن ای۔ سی ۴ انگلینڈ

نوجوانو

اولاد کے خواہشمند، جن [illegible] کر دیا جریان، احتلام، نامردی، [illegible] کمر دل کی دھڑکن کے مریضو۔ اگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے لوٹ کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو ایسے آڑے وقت میں ہم آپ کے لیے **رسالہ قوت باہ عظمتی** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں، ویدوں، ڈاکٹروں وغیرہ کے اُن تمام معلومات مشاہدات و تجربات کا نچوڑ مکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مباشرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ رسالہ [illegible] مجموعہ مضامین [illegible] لذت [illegible] ترجیح، تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر، فلسفہ [illegible] [illegible] تحقیقات [illegible] مباشرت اور صحبت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین تشریح کی گئی ہے [illegible] مفصل مکمل بیان [illegible] دفع کرنے کے لیے صدہا مجرب بالمجرب [illegible] نسخے [illegible] عجائبات [illegible] کے موجودہ اطبا کو [illegible] روپے پر بھی وہ اپنے اسراری نسخہ نہیں بتلاتے ہیں مصنف صاحب نے بعد کوشش اور صدہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ [illegible] عام [illegible] گئے ہیں۔ اب بھی اگر [illegible] دل کی حسرت کو نہ پورا کیجیے تو آپ کی قسمت اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو [illegible] روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت [illegible] فی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس جھوٹے اشتہار بازوں کی وہ کثرت ہو گئی کہ کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید اور کس کی غیر مفید ہو [illegible] [illegible] غرض ایک [illegible] [illegible] شباب [illegible] [illegible] علاج [illegible] [illegible] نقصان [illegible] [illegible] [illegible] ہوگا۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر [illegible] الشفا [illegible] ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپو!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات مجلد و فائل علٰحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل ملاحظہ کر لیا ہوگا لیکن سرا ہی اور [illegible] خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۷

مضامین غیر

مورخہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۶ء

دھوپ کی بہار

(از سید وصی شوق بگڑوی کوتھ ضلع آرہ)

دوزخ ہوئی سیہ کاروں کے حق میں یہ کڑی دھوپ
اللہ رے کس قہر کی امسال پڑی دھوپ
گیا روئے جاناں کے آگے جو کڑی دھوپ
جلوے سے ترے روئے کے بے غش میں پڑی دھوپ

جلوۂ رخ تاباں کا ترقی پہ ہے ہر دم
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے ہر ایک گھڑی دھوپ
گرمی شباب اب کہاں پیری کی ہے آمد
دن ڈھل گیا کہاں ہے وہ ایک گھڑی دھوپ
شوخی سے نقاب رخ تاباں وہ اُلٹ کر
کہتے ہیں جلا دے نہ کہیں تم کو کڑی دھوپ
گرمی میں جو بے پیتے ہیں تا دیر کو اُن کی
آئی ہے بے ساختہ شاعروں کی چڑھی دھوپ
تردامنی میں بھی ہیں دعائیں مری مقبول
بے فصل لگا دیتی ہے بارش کی جھڑی دھوپ
خورشید سا دیکھا جو ترا چہرۂ روشن
کیا کیا نہیں ازراہ خجالت سے گڑی دھوپ
گرمی میں جو سنولاتا ہے اے یار ترا رنگ
ہونٹوں پہ چڑھا دیتی ہے مستی کی دھڑی دھوپ
اندھیر ہے شب کو بھی ہٹتی نہیں ظالم
ہر دم مرے دروازے پہ رہتی ہے کھڑی دھوپ
پہنچی ہی نہیں اُس حسن کی گرمی سے زیادہ
حیرت ہے کہ ہے صبح ابھی اور کڑی دھوپ
اے شوق رہا سایہ فگن دامن رحمت
محشر میں بھی سر پہ مرے مطلق نہ پڑی دھوپ

التماس دعا بجائے رسم اشاعت "منیجر"

نوشق کی تک بندی

شدھی اور سنگٹھن کی آئی آندھی
پتے کی طرح اُڑے ہمارے گاندھی
بچوں ہی نے اور وطن کو لوٹا
نکلی وہ ہوا جو تھی انھوں نے باندھی

—۲—

یہ سوراج کا چاہے چرخا چلائیں
خلافت کا چاہے گھروندا بنائیں
کوئی کھیل کھیلیں مناسب ہے لیکن
بی اماں کے بچوں کے دم میں نہ آئیں

—۳—

"خطاب پر نفس"

لالچ میں مال و زر کی ایمان کو مٹائیں
بن جائیں قومی لیڈر پبلک کا مال اڑائیں
مانا یہ آجکل ہے شہرت کا اک ذریعہ
دل گردہ لیکن ایسا احسن کہاں سے لائیں

"واہ رے خواب"

"خدائی جرمانہ"

مشہور ہے کہ خواب کے واقعات محض وہمی اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں یاروں کا تجربہ شاہد ہے کہ نیک نیت اور صاف دل سینے میں رکھنے والے کا خواب عالم بیداری سے کہیں اچھا اور کسی نہ کسی واقعہ کا یقینا پیش خیمہ ہوتا ہے چنانچہ گزشتہ بلکہ فرسودہ یعنے آج سے ہزارہا سال پہلے کا خواب راوی نے یوں بیان کیا کہ ایک روز بندہ منہ پھوا کے لیے زبردستی کی نیند میں مبتلا ہو کر بغیر آنکھ بند کیے سونے والے کمرے میں پاؤں رکھتے ہی ادھر عالم کی سیر سے جی بہلانے لگا اور بذریعہ خیالی ہوائی جہاز یہ جا وہ جا ادھر دیکھ ادھر دیکھ غرضکہ ہندوستان کیا دنیا بھر کی سیر کر ڈالی۔ اسی سیر و سیاحت کے میدے کسی نو آباد جزیرہ کے اُس کلرہ عدالت العالیہ میں جا دھمکا جہاں ایک

ہزار داستاں رہبر سٹر اپنے ہمجنسوں کے جھنڈ میں ہائیں ہوم نغمہ سرائی کر رہا تھا کہ..... مسٹر..... چیرشنج صاحب بہادر سرپن نما اینڈ کو حاکم ملکوتی اپنے زعم بیجا کا شکار ہو کر غیر منصفانہ فیصلہ کے کرتوت سے نقد الفقد پورے پورے دو سو روپیہ کے چاہ منزل میں جا پڑے۔

بس یہ سنکر اینجانب کے شکم مقدس کے کھلیان میں چکی چوہے قلابازیاں کھانے لگے یا معنی کہ واقعاتی مستند کی تہ دریافت کرنی ضرورتاً یا عادتاً سمجھو بہرحال فرض ہو گئی اور دوسرے عندلیب گلشن تعزیرات (وکیل) سے بسلسلۂ تقریر اصل مطلب کی پوچھ گچھ شروع کر دی بالآخر دریافت ہوا کہ چند بدطینت سیاہ منہ والے (دیہاتوں زمیندار) نے سازش کرکے سات سمندر پار کے کسی رئیس زادے پر کسی سخت جرم کا مرتکب بنا کر ایک "اچھوت" قوم سے استغاثہ دائر کرا دیا اور اس بے بنیاد مقدمہ میں فریق مخالف کی طرف سے

بصحت خرام زوجت کے بیٹے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(دفعہ ۵ قواعد اور ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۸

بعدالت آنریبل اسسٹنٹ کلکٹر بہادر مقام ردولی ضلع بارہ بنکی

چودھری الطاف الرحمن ولد چودھری غلام فرید و چودھری شفیع الرحمن و ضیاء الرحمن و جمیل الرحمن پسران چودھری عبدالرحمن [illegible] مدعیان

بنام رام دولارے ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] سائی پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام ردولی اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو [illegible] مستقلہ مقدمہ کا جواب دینے کے [illegible] حاضر ہو اور [illegible] ہو کر جواب [illegible] حاضر ہو اور جس تاریخ تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے وہی انفصال قطعی مقدمہ کے [illegible] لازم ہے کہ [illegible] شہادت [illegible] دستاویزات [illegible] استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت مہر و دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

وہ کوشش کی گئی کہ بیچارہ رئیس بجائے عدالت ابتدائی سے ملزم قرار پا کر حاکم ملکوتی کے سپرد کر دیا گیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ سازشی دشمنوں نے ملکوتی صاحب بہادر اینڈ کمپنی کو قبضہ میں لا کر ملزم کو پھانسی کی بجائے دہی سزائے قید مع دوسو عدد نقد دہلی جہاز دلوا دی۔

معاملہ کسی جلاپے کا تو تھا نہیں کہ سزا بھگت کر سبکدوش ہو جاتا ملزم تھا ذری آن بان والا دوسری عدالت پہونچتے ہی دہلی ٹرنگ کے فتیلہ میں جرمنی دیاسلائی دکھا دی جلیے حضرت دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ ملزم کی طرف سے قانونی بلبل آتش فشاں نے اس غضب کی نمائش دکھائی کہ جھوٹے مقدمہ کے تہ خانے میں حیل وصنعت کی جو سریع الاشتعال بارود کوٹ کوٹ کر بھری گئی تھی اس پر حقیقت کی چنگاریاں پڑنے لگیں اور دھماکے کے ساتھ وہ شعلے بلند ہوئے کہ ازلیہ تک کے سازشی کتوں کے منہ جھلس کر سیاہ بھیڑ کی بھونی سری بن گئے۔

اونچی عدالت نے مقدمہ کو کاذب قرار دے کر ملزم کی بیڑیاں کٹوا دیں اور اس ٹرین نما حاکم کو جس نے ملزم پر دو سو روپیہ جرمانہ ٹھوک کے سٹھے صرف دو سو روپیہ تنزل کرکے فوجداری کے کام سے جنم جنم کو محروم کر دیا۔

واقعات سننے کی یہاں تک نوبت آئی تھی کہ اللہ اکبر کی دلفریب آواز نے یکبارگی چونکا دیا اب آنکھیں پھاڑ کر غور جو کیا تو صبح کی اذان ہو رہی تھی۔

غدار ازلی کی لال بجھکڑ بتائے کہ یہ خدائی جہاز ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کونسا نامعقول ملک ہے جہاں سازشی بجائے حکومت پر بھی حاوی ہو کر غرہ سے ڈپٹے دکھاتے ہیں۔

اچھا حضرت اب بندہ مضمون نگار بھی نماز کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ یہ خواب راوی نے جن الفاظ میں بیان کیا حوالہ قلم کرنے کے بعد صورت پیش ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ مگر خبردار جو کوئی صاحب اپنے اوپر لے گئے۔ اے حضرت یہ حسن اتفاق ہے کہ خواب کیا ہم نے اور تعبیر دوسرے کے واسطے خراب نکلی۔ اور یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ یہ شیطانی خواب نہیں ہے جس خواب میں شیطان کی شرکت ہوتی ہے وہ بسا اوقات دیکھنے والے کے حق میں برا ہوتا ہے چنانچہ ایک صاحب نے خواب میں شیطان کی داڑھی پکڑ کے طمانچہ مارا تھا آنکھ کھلی تو اپنی داڑھی اپنے قبضے میں تھی اور گال کلا رہا تھا۔

راقم
سرکوب فتحپوری
بقلم
عدالتی نامہ نگار

غزل

بمشاعرہ ہردوئی

کیونکر نہ بیٹھوں وصل کا ساماں کیے ہوئے
عرصہ ہوا حضور کو پیماں کیے ہوئے

ہر عیادت دل زخمی چلا ہے حسین
شائید وہ مع زیب نمکداں کیے ہوئے
واللہ مقدر بھی اب امتی نہیں ہیں ہم
بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے
دیکھا جو انکو طائر دل بجز سے اڑ گیا
وہ رہ گئے کماں میں پیکاں لیے ہوئے
پھر وا نمائے خال حسیناں کی ہے تلاش
مدت ہوئی ہے دعوت مرغاں کیے ہوئے
مہمانداری ختم ہوئی جائیے حضور
عرصہ ہوا ہے آپ کو مہماں کیے ہوئے
یاں آرزوئے زخم میں دل خون ہو گیا
بیٹھے رہے کماں میں وہ پیکاں لیے ہوئے
اس طفل برہمن کا ابھی تک نہیں پتا
بیٹھا ہوں دیر سے میں زُناں لیے ہوئے
جاتا ہوں سوئے کوچۂ جلاد سر بہ جیم
گردن کو اپنی زیب گریباں کیے ہوئے
آیا ہوں شعر پڑھتے ہیں اس بزم میں حکیم
غالب کی روح پاک پہ احساں کیے ہوئے

غیر طرح

اے میرے دل نہ پھنسنا خم زلف یار میں
بچنا نہیں ہے پھنس کے شناور سوار میں
کچھ تختے بچ رہے تھے جو میرے مزار میں
وہ سکے بٹا کے جیب میں در قصر یار میں
صبح آگئی چلے آؤ درم پائے یار میں
ٹھوکر لگا گئے جو میرے مزار میں

اس ترش رو کے چہرے پہ یوں خال ہیں عیاں
جس طرح سے کلونجی پڑی ہو اچار میں
حکیم محمد مسیح ارادہ (?) اسرار انصاری

ابلیس کا خطبۂ صدارت

نمبر ۴
(سلسلہ ۱۱ فروری ۱۹۲۶ء)

دعاؤں میں ایک فقرہ لکھا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطنت صرف ابلیس ہی کے واسطے مخصوص نہیں ہے جو کہ بنی جان سے تھا بلکہ وہاں مذکور ہے۔ "اعوذ باللہ من شیاطین الجن والانس" کوئی شخص کہنا چاہے تو اس فقرے کی یوں تاویل کر سکتا ہے کہ شیاطین الانس سے وہ لوگ مراد ہیں جو شیطان کے شورے پہ چلتے ہیں شیطان اُن کے ذریعے سے بنی آدم کے ساتھ اپنی عداوت کا فرض ادا کرتا ہے دیرینہ بغض نکالتا ہے اور انھیں چین سے نہیں رہنے دیتا۔

گویا یہ انسانی افراد شیطان کے کورے غلام ہیں جو اپنے بھائیوں کو اپنی دولت حشمت ثروت اور علم کے دباؤ میں رکھتے ہیں۔ الہامی اور آسمانی کتابوں نے شیاطین انس کے افعال بہت واضح طریقے سے بیان کیے ہیں۔ اس گروہ کی کسی زمانہ میں کمی نہ تھی آج بھی نہیں ہے۔ "قانون اغوا" آج بھی ویسا ہی مقدس سمجھا جاتا ہے جیسا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا۔ پھر اس قانون کے طلسمی اثر سے کوئی گھر خالی نظر نہیں آتا۔ انگلستان کے مشہور مصلح اعظم مسٹر رینالڈ نے اپنے بعض ناولوں میں شیطان اور اُسکے مریدوں کا ذکر ایسی شان سے کیا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ شیطان کا دار السلطنت یورپ کا ایک مشہور جزیرہ ہے۔ مسٹر رینالڈ کے شیطان شناس ہونے میں ہم کو مطلق شبہ نہیں اُنھوں نے اپنی کتابوں میں شیطان کی روزنامچہ نویسی کا حق اچھی طرح ادا کر دیا ہے۔ انکی تحریروں کے آگے خود حضرت ابلیس علیہ اللعنہ کا لکھا ہوا خطبۂ صدارت ہیچ ہے۔ اس خطبہ کی تصنیف کے وقت اگر وہ اپنے شناسا مسٹر رینالڈ کے ناول دیکھ لیتے تو انھیں انکسار و عاجزی سے اپنے خطبے کی ابتدا کی ضرورت نہ ہوتی وہ یہ نہ کہتے کہ "اس اجلاس کا میرا پریسیڈنشل ایڈریس اتنا فصیح و بلیغ نہیں ہے جتنا کہ ۱۸۵۵ء کی میرٹھ کانفرنس کا تھا۔"

آجکل فصاحت و بلاغت یعنے زینت لفظی ہی ایسی چیز ہے جو ہر قسم کی فتنہ انگیزی میں بکار آمد ہے۔ ۱۸۵۵ء کا زمانہ جہالت کا زمانہ تھا۔ علم اتنا عام نہ تھا اتنا کہ آج ہے شیطانی کاموں کے واسطے شستہ اور شیریں زبان موثر ہو سکتی تھی ... [illegible] ... فصاحت بلاغت صرف کرنا اور ... بے جوڑ بات ہے سے کراما کاتبین کی فرو گذاشت کہوں جنکا نام بھی سرورق (ٹائیٹل) پر قلم خفی لکھا ہے یا محمد سعید خاں صاحب شروانی کی تحریف خیال کروں جنکا نام آخری صفحہ پر ہے اور جنکے اہتمام سے یہ کتاب چھپی ہے۔ اس خطبہ کا مولف کوئی شیطان تو ضرور ہے لیکن "مکمل نا شناس" شیطان ... ہو سکتا ... تھے خود ہی ... [illegible]

شیعہ کانفرنس میں مداری کا تماشا



ہرگز اتنی استعداد نہیں رکھتا کہ صلح کانفرنس کے ارکان کو جو بڑے جن ہیں اور شیطانوں کے کان کاٹنے کا دم داعیہ رکھتے ہیں قابو میں لا سکے۔

پس یہ دعویٰ نری شیخی پھسپھسا اور بیہودہ معلوم ہوتا ہے کہ:

"اس وقت بہت بڑے مسائل جن پر دنیا کی ترقی کا آئندہ دار و مدار ہے میرے زیر غور ہیں۔ مجھے اسی ارادہ میں یورپ پہونچ کر صلح کی کانفرنس میں شرکت کرنا اور آئندہ فسادات کا بیج بونا ہے...... مجھے اپنے فن سے امید ہے کہ صلح نامہ میں ایسے شرائط کا اضافہ تو ضرور کرا دوں گا جس سے آتش انتقام سینوں میں مشتعل رہے"

اگر یہ وہاں گیا تو یقین جانیے بہت ذلیل ہوگا۔ مسٹر جان بل کہیں گے "یہ دیکھو کل یہاں سے مردود کیسی بیوقوفی کی بات کہتا ہے۔ اینجانب بھلا تجھ سے کسی بات میں کم ہیں؟ آیا ہے بڑا وہاں سے پٹی پڑھانے ابھی کچھ دنوں ہماری یونیورسٹی میں رہ کے شیطنت سیکھ پھر اینجانب کو سکھانا۔ اینجانب نے تجھ ایسے بیسیوں شیطان جن کے چھوڑ دیے۔ جو دنیا بھر کو آج سبق پڑھا رہے ہیں۔ ذرا ایشیا افریقہ یورپ امریکہ میں گھوم پھر کے دیکھ تو معلوم ہو۔ ہزاروں آدمی دور دور سے یہاں آتے اور ہم سے شیطنت کا سبق لیتے ہیں۔ اگلے زمانے والے بیوقوف تھے جو تیرا لوہا مانتے تھے۔ آج اسی دلی کی گلیوں میں وہ چلتوں سے پوچھ۔ دیکھ تیرا نام لیتے ہیں یا اینجانب کا۔ گورنمنٹ ہوس کہیں دور نہیں ہے۔ سوراجی ممبر بھی بیٹھے سکتے موجود ہیں انھیں سے دریافت کر لے"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس صاحب کسی وجہ سے اس جشن جوبلی میں شریک نہ ہو سکے کسی دم چھلے شاگرد یا نابالغ بچے کو اپنی نیابت میں بھیج دیا۔ یہ فقرہ بھی ناتجربہ کاری کی دلیل ہے۔

"ہر جنگ کی بنیاد کسی نہ کسی صلحنامہ پر دستخط ہوتے کے وقت پڑی ہے"

کیا معنی کہ صلح عارضی ہو یا دوامی ہرگز کار شیطان نیست۔ شیطان کا منصبی فرض جنگ کے حیلے تلاش کرنا ہے صلح کے شرائط طے کرنا نہیں ہے۔ التوائے جنگ ایک بجلی ہے جو شیطان کے دل پر گرتی ہے۔

خطبہ کے سرے پر خط قوسین میں لکھا ہوا ہے "اسلامی سیاسی و علمی سیکشن" اور اسی کے متعلق یہ فقرہ ہے:

"مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس موقع پر اسلامی سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اگر اس وقت مجھے کچھ بھی کوتاہی ہوئی تو بہت ممکن ہے کہ میری تیرہ سو برس کی محنت جو میں نے مسلمانوں کے تباہ کرنے میں صرف کی ہے رائگاں جائے"

یہ فقرہ پست ہمتی اور کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور شیطان کا کام ہے "مظاہرۂ قوت" یہ فقرہ غیر واقعی بھی ہے یا نہیں کہ اسلام اور اسکی وسعت پر اہل اسلام ہی نے آفت ڈھائی۔ شیطان کا دخل اس امر میں قدر قلیل تھا۔ صدر اسلام میں بوجہ تنگی شیطان کا زور کم چلتا ہوا حالانکہ یہ بھی غلط ہے ہم آگے تفصیل کے ساتھ لکھیں گے تو ممکن ہے آج تو مسلمانوں پر تسلط اور اچھا خاصا تسلط ہے پھر اتنے گڑگڑانے کی وجہ نہیں سمجھتی۔

مسلمانوں پر توجہ محض اس وجہ سے ہے کہ وہ بھی دشمن زاد ہے یعنی بنی آدم ہیں یہ کوئی خاص توجہ نہیں ہے۔ یہ چنیں کا دار و مدار خواہش اور غصہ پر ہے اسلام لوگوں کے خواہش اور غصہ پر قابو رکھ سکا ہوتا تو قرآن میں ڈرانے دھمکانے والی آیتیں اس کثرت سے نہ ہوتیں۔ منافقین اور مؤلفۃ القلوب کے گروہ کا وجود نہ ہوتا۔ حدیثوں میں حشر کے دن "اصحابی اصحابی" کہنے اور جواب صاف نہ ملنے کا ذکر نہ ہوتا۔ خداوندی قدرت کے مقابلہ میں شیطان کی ہستی نہ تھی۔ شیطان نے عزت و جلال خداوندی کی قسم کھا کے عہد کیا۔ جلال خداوندی نے اس



انوکھا کھلاڑی

وہ چند تصویریں ہیں جنکو ہاتھ سے کھیلوں یا پاؤں سے بازی میرے ہاتھ رہیگی"

خدا کو منظور کر لیا۔ صدق و صدا یک وجود خلائی کا زیور ہے لہذا کسی زمانے میں ابلیس کے انچھر بند نہیں ہوئے شروفساد کی دکان ہر وقت کھلی رہی۔ کیوں بند ہوتے؟ پیغمبر کی ذات پر داؤں نہ چلا تو دوسری آنکھ دشمن کو شیطان کی غلامی پر کمر بستہ ایک بولی میں کام کرنے کو حاضر تھے۔ احزاب احد خیبر خندق تبوک کی لڑائیاں شاہد عدل ہیں۔ اچھے لوگوں کی تعداد کبھی بڑھی نہیں خود خدائی کتاب اس دعوے کی دلیل ہے "کراماً کاتبین" اس خطبے کے (بقول مولف) کاتب ہیں۔ صحت کتابت ان کا منصبی فرض ہے پس اگر دھوکا دینے کے لیے شیطان جھوٹ بولا اور اس نے یہ کہا کہ:-

"خاص جزیرہ نمائے عرب اور اس کے مضافات میں تو پھر اس درجہ لعنت و پھٹکار پڑنے لگی کہ کچھ عرصہ کے لیے میں نے اُدھر جانا ہی چھوڑ دیا۔ وہ زمانہ جسکو مسلمان خیر القرون کہتے ہیں میرے لیے نہایت مایوس کن تھا۔"

تو کراماً کاتبین نے اصل بات کیوں نہ لکھی؟ پیغمبر نے اپنے زمانے کو خیر القرون اس وجہ سے کہا تھا کہ شیطان کا دم بھانسا آنکی ذات پر اثر نہیں کرتا تھا وہ اصلیت ظاہر کر دیتے تھے۔ شہر میں دو چار آدمی اس بھانسے میں نہیں آتے تھے۔ ذوق عقلی پھر یری سے کے بعض کو ہوشیار کر دیتا تھا۔ بڑے بلین (سود حل) اکی کنگھی چوٹی تھوڑی دیر کے واسطے اجڑ جاتی تھی چٹیاں بڑ جاتی تھیں۔ سچا سچی شکل لیجے کے لیے دنیا تجیں جلوہ دکھا کے نفرت دلا جاتی تھی۔

خیال کرنے کی بات ہے کہ ایک طرف سلسلہ وحی الٰہی کا جاری تھا دوسری طرف وحی شیطانی کا تار لگا ہوا تھا وحی الٰہی میں شیطانی تصنیف کبھی کبھی شامل ہو جاتی تھی جسکی اصلاح میں بڑی مشکلیں پڑتی تھیں جبلا کیا قرآن ورد کیا؛ منات، عزیٰ کی ستائش؟ بہر حال ہمیں اندیشہ ہے کہ اس شیطانی خطبہ میں تحریف ہوئی ہے تحریف نہیں ہے تو یقیناً پبلشر دام شوکت شیطان کی انٹی پر چڑھ گئے اور اسکی اشاعت سے

شیطان کی مرضی یوں پوری ہوئی کہ دُنیا اُنہیں اسلامی تاریخ اور قرآن سے ناواقف سمجھنے لگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیشانی پر کلمۂ لاحول ...... الخ ترتیب کتاب کے بعد لکھا گیا۔ محرر و ناشر صاحب اُسی دھوکے فریب کے جال میں پھنس گئے جسمیں ایک جُلاہا پھنسا تھا۔

مشہور ہے کہ ایک جُلاہے صاحب تارو پود کی جھنجھری میں جمال قدس الٰہی دیکھنے کا دعوے کیا کرتے تھے۔ پاس پڑوس میں انکی قُلمیت کا کا شہرہ تھا۔ تار و روزے کی پابندی اس شہرت کو واقعیت کے بھیس میں دکھاتی رہتی۔ مواعظ و نصائح خیر و خیرات انکی زبان سے نکلتے اور بہت جلد قبول کیے جاتے۔ ازواج مطہرات کی چوکڑی کرامات کی حامل تھی وہ خوارق عادات کی سواری سسرال سے میکے پہونچاتی اور راہ میں بھی برادری والوں کو ارشادات سے فیض پہونچاتی۔ شیطان نے دیکھا کہ جل ہے مگر انکا مفید ہے اسکی سانٹھ ٹوٹنی چاہیے لہذا منھ اندھیرے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"کون ہے؟"

جواب "ہم ہیں جبرئیل"

"آہا۔ اُکھی واخی جبرئیل کہاں چلے"

جواب "تمھیں لینے آئے ہیں چلو آسمان کی سیر کرو"

دروازہ کھلا پھر بند ہوا۔ آنکھوں پر پٹی باندھی گئی اس لیے کہ فرشتوں کی صورت دل نہ دہلا دے۔ تیل اور توے کی سیاہی سے ایک آب رواں کی پوشاک تیار کی گئی تھی وہ سر سے پاؤں تک زیب تن کی گئی۔ اس نوری لباس کے بعد کسی دوسرے لباس کی ضرورت نہ رہی چونے کے ٹیکے اس آب رواں کو شجر بنا رہے تھے۔ اتنے میں دوسرا شیطان آیا اور براق (گدھا) ساتھ لایا۔ جُلاہے صاحب سوار ہوئے۔ آپ جانیے بازاری لڑکے شیطان کی فوج تو ہوتے ہی ہیں انھوں نے جو یہ تماشا دیکھا تالیں لے پیچھے لگے بہم ڈھول لے دوڑے۔ شیطانی بہشت کے غلمان اور کیسے

ہوتے ہیں؟ باجا بجنے لگا سواری دھوم سے روانہ ہوئی۔ کبھی کبھی ایک آدھ چپت پڑتی اور شیطان صاحب کان میں پکار کے وحشت دفع کر دیتے کہ غلمان کے مزاح میں مشغول ہے پیچ چہارم کی منزل تک دوپہر میں رسائی ہوئی۔ آخر لڑکے بھی اُکتا گئے۔ ان کے مکان کے سامنے ایک ٹیلا تھا اُس پر گدھے کو چڑھایا۔ ازواج مطہرات کا گھر میں تانا تجارتی کر رہی تھیں کہ لونڈوں نے گدھے کو چار پانچ ڈنڈے رسید کیے گدھا جان لے کے بھاگا اور کارگاہ میں بغیر تمہید و دیباچہ پھاند پڑا۔ معراجی صورت ازواج نے کسی طرح نہ پہچانی۔ پھیلے ہوئے تاروں سے کمچیاں نکال کے چوٹی کھیلنے لگیں۔ گدھا سیپوں سیپوں کرتا اپنی راہ چل دیا مگر غریب جُلاہے پر بے بھاؤ کی پڑنے لگیں دھونڈیا کاٹے۔ واڑھی جار۔ بتا تو کون ہے۔ سکھری (دستخوان) کرت پھرت ہے۔

چٹاچٹ۔ پٹاپٹ۔ ڈاڑھی کا سوت اُدھڑا ہوا۔ خنجری بگڑ گئی۔ غریب جلاہا تھوڑی دھوکے میں رہا کہ غلمان مشغول کر چکے اب حوروں کی باری ہے مگر جب دل لگی میں تکلیف ہوئی تو چلایا۔ "حور بو ہاروں نہ چوٹ لاگت ہے"

مختصر یہ کہ "دیدار خداوندی" کا دعویٰ یوں باطل ہو گیا اور اس جھوٹ سے جو کسی قدر فائدہ پہونچتا تھا۔ وہ باقی نہ رہا۔

باقی آئندہ

راقم

دربارالعالم

دو دو باتیں

(از ح - ع - ح)

مسٹر باولا کا قتل کیا ہوا دُنیا باؤلی ہو گئی ہر شخص بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے اصل مجرم تو کوئی اور ہی ہے۔ اخبار والے الگ اپنے اڑھائی چاول پکا رہے ہیں چلا رہے ہیں کہ انصاف نہیں ہوا نہ مخفی ہے بلکہ ممتاز اور باولا کے ساتھ

مہاراجہ اندور کی تعداد ہے اور ان کے حالات ریاست بھی خواہ مخواہ شائع کرتے رہتے ہیں۔ آخر بے وجہ کے حالات و تصاویر کی اشاعت میں کیا بھید ہوگا؟ خود اخبار والے ہی اسے حل کر سکیں گے۔

واقعی لوگ بھی کیا مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں! ایک طرف تو اتنے بڑے مہاراجہ کہہ رہے ہیں۔ ہم تو دنیا میں تین میں نہ تیرہ میں۔ ممتاز بیگم کے اخواء سے میرا علاقہ، قتل بازلا سے سروکار نہیں۔ بیچارہ عاشق ہوں میں خود ہی بیچارہ خون کیے بیٹھا ہوں۔ کسی کا خون کیا کروں گا۔

دوسری طرف ممتاز بیگم مستانی لوگوں کی طرح چیخ رہی ہیں اف وہی ہے۔ وہی ہے۔ سارا کیا دھرا بس ان ہی کا ہے۔ اللہ کرے وہ بے نیم ہو جائیں۔

عوام ممتاز کی بات کو سند بچھے ہوئے ہیں سے
اُس طرف ساری خدائی ادھر کوئی نہیں۔ بیوا بھوٹ بولتی نہیں۔ بھلا مقبول جیسے بیوا اور تھے بڑے مہاراجہ مہاراجہ ہوتوں کے بچے ہیں۔ ہمیں اُس وقت کل سکتا تھا کہ مہاراجہ کے تاوانی شیر خدائی بھر پر جنگ عزت کا دعویٰ کر بیٹھے۔

ادھر لالہ صاحب اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے بچے منصف تھے مگر ہندوستانی معاملات میں دوگوں کا خیال ہے ہم انصاف کرنا بھول گئے۔ اب چل چلاؤ کا وقت ہے نا بھا کا ساتھ انصاف نے شاید تو لاؤ اندور ہی سہی۔ نرے منصف ہونا تو ٹھیک نہیں۔

ادھر مہاراجہ اپنے دل میں خاک چھپے ہیں کہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ تعالی پھر لی۔ بھوئی جھنکار تو سب نے سن لی۔ اب بہر جہ بادا باد۔ جو آپ اور گزشتہ جہ یک بیزو جہ کیسو دست۔ آئو کمیشن کی کھکھیر بھی جیل لے جائیں۔ اوکھلی میں سر دیا تو دھکوں کا کیا ڈر۔ مٹی بھی کہیں ڈرتے ہیں؟

حال کی خبر ہو کہ مہاراجہ نے اندور کے قریب ایک پہاڑ پر آسن جما لیا ہے۔ کسی نے کہا تھا۔

نہ سدھ بدھ کی لی اور نہ جگ کی لی
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی

جی آپ نے کرکی کا خوف ہے کہ خدا نخواستہ کہیں جوگ لینے کی تولیں میں نہ سمائی ہو؟ اگرچہ ایسا ہونا تعجب کی بات نہیں ہے۔ حضرت عشق جو کر لیں تھوڑا ہے۔ ان کے کارناموں سے تو کتابیں بھری پڑی ہیں۔ یہ ایک ہی آفت کے پرکالے ہیں۔ اب قتل بازلا اور عشق ممتاز نامی دو جالکتابوں کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ اردو لٹریچر میں ان کتابوں کی کمی تھی۔ تو وہ پوری ہو گئی۔

آخر شہزادہ کیرول ولیعہد سلطنت رومانیہ نے ابھی ابھی ان ہی جناب کی بدولت تاج وتخت کو لات مار دی ہے اور ایک مصنفہ گرشت پر اتنی بڑی سلطنت نثار کر دی۔ عاقلاں دانند۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے عشق کی ارتقائی منزل طے کر لی ہو کیونکہ عشق مجازی سے عشق حقیقی پیدا ہوتا ہے!

جنرل پنگلاس فرماں روائے یونان کا نادری حکم صادر ہوا ہے کہ عورتیں اپنا سایہ ... زمین سے صرف ۱۲ انچ اونچا پہن سکتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکم خواتین مغرب کی ذوق عریانیت کی روک تھام کے لیے دیا گیا ہے۔ آپ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ایتھنس کی پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ پیمائش کے آلات ساتھ رکھیں اور ہر ایک لیڈی کا سایہ ناپ کر دیکھیں کہ آیا پیمائش میں پورا اترتا ہے یا نہیں!

دو چار دن تو پولیس نے جبراً قہراً ایسا کیا لیکن بعد میں صاف جواب دے دیا کہ ہم سے یہ تو ہرگز نہیں ہونے کا۔ وہ غضب ہے کہ نازنینان یونان کی عشوہ گری کے فرائض منصبی میں خلل ہوتی ہو۔ لیکن کہتے ہیں کہ اسمبلی نے یونان میں ... کی بیکاری کا نوحہ پڑھا ہے۔ اور گورنمنٹ سے ... کی ہے کہ کوئی سبیل نکالی جائے۔ کیا بہتر ہو گا کہ اسمبلی کے ممبر بیکاروں کی خاص تعداد پولیس ... جنرل پنگلاس ان سے سائے نیاپی کا دلچسپ کام لے سکتے ہیں بلاشبہ کامیاب ہوں گے!

المختصرات

بابو جوالا پرشاد برق بی اے نجابی اودھ پنچ کے مضمون نگار تھے انھوں نے تیس سال ادھر کا ذکر ہے کہ ایک مضمون خوبصورتی پر لکھا تھا اور دلائل کے ذریعہ سے ثابت کیا تھا کہ مرد بہ نسبت عورت کے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی مضمون بغیر بعض مطالب ہندوستان ٹائمز میں۔ پی اس سبرا نیم کے نام سے چھپا اور ... میں اسکا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اسے اقلاس داغی کیا ... مضمون نگاری کا انتصار ہے۔

اس ہفتہ کا ناگوار حادثہ مسٹر سجاد حسین بیچیست وکیل کا انتقال ہے۔ مرحوم قریب قریب تمام ہم عصر میں نہایت خوش مذاق نے۔ وہ مضمون نگاری دکھی تھی۔ وہ اُردو کے بھی خوب تھے۔ اور اودھ پنچ سے خاص محبت رکھتے تھے۔ دفعتاً فالج گرا اور چند گھنٹوں میں زندگی کی تمام سرگرمیاں خاک میں ملا گیا۔ رحمت اللہ کا۔ یہ واقعہ ۲۰ و ۲۱ جنوری کی درمیانی شب کا ہے۔ قصہ مختصر۔

خود بازبھی ... نیاحتی ہوتے ہیں ایک ہی ... کے ملاحظہ سے ایڈیٹر اور مضمون نگار کی تمام استعداد جانچ لیتے ہیں اور یہ نہیں خیال کرتے کہ دنیا میں یکسانی عنقا ہے۔ طبیعت اور قلم بھی یکساں نہیں رہتا۔ مگر وہ تو قصہ مختصر کرنے سے مطلب ہے۔ تمام دنیا کے قصے مختصر ہوتے ہیں مگر کرین ایڈیٹر کے نزدیک یہ قصہ مہینوں سے جاری ہے۔ ختم نہیں ہوتا۔ گرمی کی فصل آ رہی ہے شاید وہ کچھ قصہ مختصر کر سکے۔

خوبصورت لکھائی اور چھپائی یا چند تصاویر کی ... نے خوبی مضمون کا قصہ مختصر کر دیا ہے۔ اب کوئی مضمونوں پر توجہ نہیں کرتا کہ برے ہیں یا بھلے۔ زیادت ہم بھی اس اختصار کی ... ہے۔ الغرض خواہ مخواہ ... اور الناس ... کہانی ختم۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔
منیجر

چندہ اخبار اودھ پنچ سالانہ صرف ... ہے

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص ایماء سے بیاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جسکو اب تک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے روساء کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی۔ اس کتاب میں صد ہا مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہزارہا سینہ بسینہ راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی ننگی تصویریں ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان بلحاظ مذہبی۔ اور علمی اصول درج ہیں ایسا نہ ہو بعد میں شکایت کریں۔ جتنی دھڑا دھڑ بک رہی ہیں۔ پھر منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر ایک جلد بھی باقی نہ رہے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا خبردار دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۳/ علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۸ روپیہ مع محصول ڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی شروع کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے پرانا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ اختلاج اور بچوں کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۱۰/ میں سب جگہ بکتا ہے

دو روج کیسری پینے والوں کو بالجن کے جیسے کرنے والی لاثانی دوا قیمت ۱۰/

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲/

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ چیف ایجنٹ لکھنؤ

مژدہ

نا ممکن امر معلوم صرف ایک تعویذ کا کام ہے یہ عجیب تعویذ کامیاب ہوا ہے روپے تو اصلی قیمت ہے گر تو پہ روپیہ و خشبو تو جب آپ استعمال کریں گے تو عجیب برکت عظمت فوائد معلوم ہوں گے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ دیسے تو ہر ذی ذی کام ہوتا ہے حکام ظالم و جابر دشمنوں کا بس کرنا مزدور سے مزدور معشوق کو مطیع کرکے قابو میں لانا ایک عام چیز ہے۔ اگر آپ کو کیسا ہی مشکل کام ہو اسکا انجام معلوم ہو اس تعویذ کو داہنے بازو پر باندھ کے سو جایے بذریعہ خواب اسکا انجام معلوم ہو جائے گا۔ نیز گم شدہ چیز و چور کی صورت معلوم ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے آمدنی بھی دو چند ہو جائے گی۔ غرضکہ تمام باتوں کے لیے اکسیر ثابت ہوگی۔ ہر مذہب والا بلکہ ہندوستان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ہدیہ صرف ۱۰/ علاوہ محصول ہے پتہ یہ ہے۔

شاہ جی رمال لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد .... ۱۲/ ٹکٹ بھیج دیجیے دی پی اور منی آرڈر جھنجھٹ ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

چند روز کے لیے عظیم الشان رعایت



سنہری کلائی کی گھڑیاں نصف قیمت پر دی جائیں گی چند روپیہ کا مال بہتر پیدا ہو جائے گا پیشتر اس کے کہ آپ گھڑی خریدیں ہماری عرضداشت کو سن لیں کہ ہماری گھڑیاں بالکل نئے فیشن کی ہیں جو کلائی پر باندھی جاتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ کی ساختہ مشین نہایت ہی پائیدار بنی ہوئی ہے خوبصورت شیشہ اور نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان کی ساخت اور مضبوطی آپ کو پورا اطمینان دے گی کہ یہ بڑے کمال استادی کی بنی ہوئی ہے۔ بہر وجوہ ہر ایک امتحان میں پورا اتریں گی۔ شکل و شباہت میں سالڈ گولڈ کی مانند ہیں اور صحیح وقت دیتی ہیں اس لیے سب سے بہتر اور نہایت ارزاں ہیں۔

بڑی احتیاط کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں اور تین سال کی گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں برما اور سیلون وغیرہ میں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں ان کے ہمراہ ریشمی تسمہ مفت ملتا ہے۔

ولسن واچ کمپنی بیلرڈ اسٹریٹ بمبئی

مشہور عالم دواخانہ [illegible] ادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

اے مغز گنجشک

یہ مشہور ہے ضعف اور [illegible] اعصاب کو طاقت پہونچانے میں [illegible] دیگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں ظاہر کیا ہے اگر یہ مشہور کے بعد دنیا میں کوئی دوا بے نظیر ممسک ہے۔ مقوی ہے رقت و سرعت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک
چار روپیہ (للعہ)

حب اللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

حب اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ نسخہ ہے جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف راجگان و امرا کے لیے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک و عنبر و تازہ میووں کے افشردوں سے تیار کی گئی ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والی۔ کمزوری کو دور کرنے والا کا سریع۔ بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
[illegible] بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیالہ مفت

طلاء مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے [illegible] اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے [illegible] عادات افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے۔ تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی [illegible] میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی ممسک

[illegible] قوت [illegible] پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردمی کے [illegible] کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے جریان جو [illegible] رقت۔ بدخوابی کی کثرت کو دفع کرتی ہے مایوسوں [illegible] کی امید کو بر لاتی ہے بعضوں کو [illegible] شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے [illegible] کے ذریعہ علاج اس سے صحت یاب ہو [illegible] ہیں اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت استعمال کی جائے تو قوت [illegible] بھی حاصل ہو۔

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	**منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ**	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری لفظ بلفظ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم صہ
محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ